بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۔۹۱۔ رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۸۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ❊ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

... بنام مینیجر الفضل ہو

جلد ۳۲ | ۲۵ ماہ تبلیغ ۱۳۲۳ ہش | ۲۹ صفر ۱۳۶۳ ھ | ۲۵ فروری ۱۹۴۴ء | نمبر ۴۶

مدینۃ المسیح

لاہور ۲۳ تبلیغ آج گیارہ بجے شب بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اچھی ہے۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کے متعلق یہ اطلاع ملی ہے۔ کہ انکی حالت خراب ہے۔ احباب جماعت خصوصیت سے انکی صحت و عافیت کے لئے دعائیں کریں۔

قادیان ۲۳ تبلیغ۔ آج بعد نماز مغرب سیٹھ خیر الدین صاحب پنجاب سائیکل ورکس لکھنؤ کی طرف سے انکے نسبتی بھائی سید ارشد علی صاحب نے مصلح موعود کی پیشگوئی کے اعلان کی خوشی میں اعلیٰ پیمانہ پر دعوت طعام دی۔ جس میں حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب۔ جناب مولوی عبد المغنی صاحب۔ جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب۔ جناب سید زین العابدین صاحب اور بہت سے دوسرے اصحاب شریک ہوئے۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۹ صفر ۱۳۶۳ھ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت دنیا کے کناروں تک

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مصلح موعود کے کارناموں کے متعلق خدا تعالیٰ کے جو یہ الہام شائع فرمائے ہیں۔ کہ

"خدا تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچائے گا"

"زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"

ان الہامات کا ذکر کرتے ہوئے ۲۰ فروری ۱۹۴۴ء کو ہوشیار پور میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو تقریر کی اس کے آخر میں فرمایا:۔

دنیا کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام میرے بھیجے ہوئے جن مبلغین کے ذریعہ پہنچا۔ ان میں سے بعض اس وقت اس کا مختصراً ذکر کریں گے۔ اس کے بعد حسب ذیل اصحاب نے تبلیغی حالات بیان کئے۔

انگلستان:۔ چوہدری فتح محمد صاحب سیال

جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے نے فرمایا:۔

میں ۲۲ جون ۱۹۱۳ء میں ہندوستان سے انگلستان روانہ ہوا۔ اور اپریل ۱۹۱۴ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے حکم کے ماتحت میرے ذریعہ لنڈن میں احمدیہ مرکز تبلیغ پہلی بار قائم ہوا۔ اور میں نے فروری ۱۹۱۶ء تک قریباً دو سال میں مختلف سوسائٹیوں کلبوں اور لائبریریوں میں ایک سو پچاس کے قریب لیکچر دئے۔ ان دوروں میں انگلستان۔ ویلز اور سکاٹ لینڈ شامل تھے۔ احمدیہ لٹریچر میں سے ٹیچنگز آف اسلام اور ریویو آف ریلیجنز کے پرچے اور کئی ایک پمفلٹ انگریزی میں شائع کئے۔ جن میں سے ایک رسالہ الہام و وحی پر اور ایک مدارج ترقی ایمان پر اور ایک اسلوب قرآن پر اور ایک حقیقت اسلام پر اور ایک صفات باری تعالیٰ پر نیز۔ اسی زمانہ میں ٹیچنگز آف اسلام کا ترجمہ فرانسیسی میں شائع کیا گیا۔

اس عرصہ میں حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے احکام اور ہدایات کے ماتحت میرے ذریعہ احمدیت کا پیغام انگلستان، سکاٹ لینڈ۔ ویلز۔ فرانس اٹلی۔ اور ڈربن میں پہنچا۔ اس دو سال کے عرصہ میں ایک درجن انگریز احمدی ہوئے۔ اور اس ملک کے طریق کے مطابق میرے ہر ایک لیکچر کے متعلق لوکل اخبارات میں رپورٹیں شائع ہوئیں۔

فروری ۱۹۱۶ء میں یہ عاجز اپنا کام حبی فی اللہ مکرم قاضی محمد عبد اللہ صاحب کے سپرد کر کے ہندوستان واپس آ گیا۔ اور پھر دوبارہ حضور کے حکم کے ماتحت ۱۹۱۹ء میں لنڈن مشن کا چارج لیا۔ اور ۱۹۲۰ء میں احمدیہ دار التبلیغ والامکان اور ملحقہ باغیچہ خرید کیا۔ جس میں اس وقت مسجد فضل واقعہ ہے۔ جو لنڈن میں پہلی مسجد ہے۔ بلکہ مغربی یوروپ میں پہلا مسجد ہے۔ جس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے موعود مصلح موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے بابرکت ہاتھوں سے رکھی گئی۔ جبکہ حضور ۱۹۲۴ء میں لنڈن تشریف لے گئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائم مقام ہو کر اہل یورپ کو پیغام حق پہنچایا۔ یہ مسجد اس وقت انگلستان میں ہر خاص و عام کے لئے احمدیت کی طرف توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ اور یہ روحانی پرندوں کا بیت اول ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ کی توحید کی آواز بلند کی جاتی ہے۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

میرے بعد مرکز تبلیغ لنڈن کے جو احباب انچارج رہے ان کے نام یہ ہیں:۔ قاضی محمد عبد اللہ صاحب حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر۔ مولوی مبارک علی صاحب بنگالی۔ مولوی عبد الرحیم صاحب درد۔ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب اور مولوی جلال الدین صاحب شمس جو آج کل انچارج ہیں۔

جرمنی:۔ ملک غلام فرید صاحب

جناب ملک غلام صاحب ایم اے نے فرمایا:۔

۱۹۲۳ء کے آخر میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت یہ خاکسار اپنی بیوی نواب بیگم اور دو سالہ بچہ مبارک احمد کے ساتھ اس حالت میں جرمنی کو روانہ ہوا۔ کہ میری بیوی کے وضع حمل میں چند گنتی کے دن باقی تھے۔ میری بیوی کو یہ سعادت نصیب ہوئی۔ کہ وہ پہلی خاتون تھیں۔ جو اپنے خاوند کے ساتھ بحیثیت مبلغ یورپ بھیجی گئیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رخصت فرماتے ہوئے دعا پر زور دینے اور اپنے لباس اور طریق کو محفوظ رکھنے کے متعلق خاص طور پر نصیحت فرمائی جس پر خاکسار اور اس کی بیوی نے حتی الامکان عمل کیا۔ میں دسمبر کے آخر میں برلن پہنچا۔ جہاں چند دن کے بعد میرا لڑکا منصور احمد پیدا ہوا۔ جو یورپ میں پیدا ہونے والا ایک احمدی مبلغ کا پہلا بچہ تھا۔

مولوی مبارک علی صاحب بنگالی مجھ سے پہلے عرصہ قریباً دو سال سے جرمنی میں کام کر رہے تھے۔ اور احمدیہ جماعت کی مستورات کے چندہ سے برلن کے نہایت آباد علاقہ Kurfürstendamm میں احمدیہ مسجد کی بنیاد رکھی جا چکی تھی۔ اور مسجد کی دیواریں زمین سے چند فٹ اونچی اٹھ چکی تھیں۔ جب ملک کے اقتصادی حالات میں ایک عظیم الشان تغیر پیدا ہو جانے کی وجہ سے نہ صرف مسجد کا بننا بلکہ جماعت کی اس وقت کی مالی حالت کے پیش نظر برلن مشن کا قائم رہنا بھی ناممکن ہو گیا۔ اس لئے قریباً پانچ ماہ کے مختصر قیام کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ارشاد کے ماتحت میں لنڈن چلا گیا۔ جہاں پہلے مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کے ساتھ بحیثیت نائب مبلغ کام کیا۔ جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کانفرنس مذاہب میں شرکت کے لئے لنڈن تشریف لائے۔ پھر مولوی عبدالرحیم صاحب درد کے ساتھ ساڑھے تین سال بحیثیت نائب مبلغ اور اسسٹنٹ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کام کیا۔ برلن مسجد کا بننے سے رہ جانا اور عارضی طور پر مشن کا وہاں بند ہو جانا بھی اللہ تعالیٰ کی خاص تقدیر کے ماتحت تھا۔ اللہ تعالیٰ نے نہ چاہا کہ برباد ہونے والے برلن میں وہ اپنا گھر تعمیر کرے ؎

میرے برلن پہنچنے سے پہلے مولوی مبارک علی صاحب نے وہاں کے معزز اسلامی اور غیر اسلامی طبقہ سے بہت اچھے تعلقات قائم کئے ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ مسجد کی بنیاد رکھے جانے کے وقت حکومت کے ایک وزیر نے اس تقریب میں شرکت کی۔ برلن یونی ورسٹی کے پروفیسروں اور اسلامی ممالک خصوصاً افغانستان کے سفراء وغیرہ سے اچھے تعلقات تھے۔ بخارا کے مسلمانوں کے رئیس امام ادریس کو ہم پر اتنا اعتماد تھا۔ کہ اس نے برلن سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر ایک مسجد جو گزشتہ جنگ میں ترکی سپاہیوں کے لئے بنائی گئی تھی ہماری تحویل میں دینا چاہی جس کو ہم نے اس ڈر سے لینے سے انکار کر دیا کہ جس طرح ووکنگ مسجد خواجہ کمال الدین صاحب کو لے ڈوبی۔ یہ مسجد ہمارے لئے کسی روحانی بربادی کا باعث نہ ہو۔

برلن میں اس ہوٹل کی مالکہ نے جس میں میں رہتا تھا مجھے بتایا۔ کہ مصریوں کی ایک پارٹی جس نے ہماری مسجد کی بنیاد رکھی جانے کے وقت شور مچایا تھا۔ اور ہماری جماعت کو انگریزوں کا جاسوس مشہور کر کے جرمنی میں ہمیں بدنام کرنے کی کوشش کی۔ میرے قتل کرنے کی سازش کر رہی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے شر سے محفوظ رکھا۔

مجھے ہندوستان سے رخصت فرماتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جرمنی میں مشن کا ایک اہم مقصد روس میں تبلیغ کا راستہ صاف کرنا بھی فرمایا تھا۔ جو ہٹلر کے برسر اقتدار آنے کے ساتھ پورا ہوتا نظر نہ آتا تھا۔ اسی لئے بھی شاید مشیت الٰہی کے ماتحت ہمیں عارضی طور پر جرمنی سے ہٹ آنا پڑا۔ اب ہٹلریت کے برباد ہونے پر خدا تعالیٰ کا یہ جرنیل ہمارا امام پھر اپنے کسی خوش نصیب خادم کو تبلیغ کے لئے جرمنی بھیجے گا۔ اور جرمنی پھر سارے یورپ کے لئے اسلام کا مرکز بنے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ (ا ب ل)

روئداد جلسہ ہوشیارپور کے متعلق ایک ضروری تشریح

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

"الفضل" مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۴۴ء میں جو روئداد جلسہ ہوشیارپور کی شائع ہوئی ہے۔ اس میں کچھ غلطی واقع ہو گئی ہے۔ جن اصحاب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام والے کمرہ کے اندر جا کر دعا کی تھی۔ ان میں صوفی عبدالقدیر صاحب بی۔ اے بھی شامل تھے۔ جو حضرت میاں عبداللہ صاحب سنوری مرحوم کے فرزند ہیں۔ اس طرح کمرہ کے اندر دعا کرنے والوں کی تعداد ۳۶ ہو جاتی ہے۔

دراصل شروع میں جب مکان کے اندر جا کر دعا کرنے والوں کی فہرست بنائی گئی۔ تو اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد تھا کہ مندرجہ ذیل چار اقسام کے اصحاب کمرہ کے اندر جائیں (۱) ۱۹۰۱ء سے پہلے بیعت کرنے والے صحابہ (۲) جملہ ناظر صاحبان (۳) افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور (۴) ایسے اصحاب جن کا پیشگوئی مصلح موعود کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ یعنی صوفی عبدالقدیر صاحب جو حضرت میاں عبداللہ صاحب سنوری مرحوم کے لڑکے ہیں جو سفر ہوشیارپور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ تھے۔ اور مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ جو شیخ حامد علی صاحب مرحوم کے داماد ہیں۔ اور وہ بھی سفر ہوشیارپور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہمراہ تھے اور مکرمی شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور جن کے مکان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مصلح موعود ہونے کے متعلق رؤیا دیکھا۔ اس طرح یہ فہرست قریباً ساٹھ ستر اصحاب کی بن گئی تھی۔ اور خیال تھا۔ کہ کمرہ کے علاوہ جو مکان کی دوسری منزل پر واقع تھا۔ کچھ دوست اس کے ساتھ کے برآمدہ میں بھی کھڑے ہو جائیں گے اور باقی دوست باہر کی پبلک گلی اور ساتھ کے میدان میں کھڑے رہیں گے۔ مگر تقریر کے اختتام کے قریب مالک مکان کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو پیغام آیا۔ کہ چونکہ کمرہ چھوٹا ہے۔ اس لئے اگر حضور کے ساتھ صرف چھ سات اصحاب اندر آئیں تو مناسب ہوگا۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ارشاد فرمایا۔ کہ شائد مالک مکان لوگوں کی کثرت سے گھبراتے ہیں۔ اس لئے تم جلدی سے جا کر مکان کے دروازہ پر کھڑے ہو جاؤ اور پہلی فہرست کو منسوخ سمجھو۔ اور صرف چند دوستوں کو اندر بھجوا دو۔ اور فرمایا کہ تم خود بھی آ جانا اور میاں شریف احمد صاحب بھی آ جائیں۔ اور ناظروں میں سے ناظر اعلیٰ آ جائیں۔ اور تین چار دوست پرانے صحابہ میں سے آ جائیں۔ جنہیں تم خود دیکھ کر اندر بھجوا دینا۔ چنانچہ میں نے دروازہ پر جا کر اعلان کر دیا۔ کہ اب سابقہ فہرست کے مطابق کوئی دوست از خود اندر نہ تشریف لے جائیں۔ بلکہ میرے بلانے پر اندر آئیں۔ اور اس کے بعد میں نے مجمع پر نظر ڈال کر ایک ایک دوست کو آواز دے کر اندر بھجوانا شروع کیا۔ اور خدا کا فضل ایسا ہوا کہ مجھے مالک مکان کی عملی رضامندی کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے علاوہ ۳۵ اصحاب کو اندر بھجوانے کا موقعہ مل گیا۔ گو بعد میں مجھے یہ معلوم کر کے افسوس ہوا کہ بعض ایسے اصحاب باہر رہ گئے۔ جو اگر اس وقت میری نظر کے سامنے آ جاتے۔ تو میں انہیں بھی ضرور اندر لے جانے کی کوشش کرتا۔ مگر وہ اس وقت میری نظر سے اوجھل رہے۔ میں ان اصحاب سے معافی چاہتا ہوں۔

جیسا کہ احباب اخبار الفضل میں پڑھ چکے ہیں۔ خدا کے فضل سے ہوشیارپور کا یہ جلسہ ایک خاص شان کا جلسہ تھا۔ جس میں اس کا روحانی پہلو اور برکات الٰہی کا نزول خاص طور پر نمایاں تھا۔ پس وہ دوست خوش قسمت ہیں جنہوں نے اس جلسہ میں شرکت کا موقعہ پایا۔ اور پھر ان میں سے وہ دوست اور بھی زیادہ خوش قسمت ہیں جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام والے مقدس کمرہ کے اندر جا کر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے ساتھ

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی تشویشناک حالت

تضرع اور عاجزی سے دعائیں کی جائیں

قادیان ۲۳ فروری آج رات کے گیارہ بجے لاہور سے بذریعہ فون سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کے متعلق جو اطلاع موصول ہوئی ہے۔ وہ پُر تشویشناک ہے۔ اطلاع کے مختصر الفاظ یہ ہیں۔ کہ حالت خراب ہے۔ پس ہمیں تضرع اور عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور گرنا چاہیئے۔ کہ ہمارا رحیم و کریم خدا محض اپنے فضل اور رحم سے ہماری دعائیں سنے اور سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کو شفا بخشے۔ کیونکہ وہ ہر بات پر قادر ہے۔ آمین یا رب العالمین

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اہم ہدایات

نمائندگان مجلس مشاورت ۱۳۲۳ ہش کے انتخاب کے متعلق

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۳۱۹ ہش کے موقعہ پر جو افتتاحی تقریر فرمائی تھی۔ اس کا ایک حصہ جو انتخاب نمائندگان کے متعلق ہے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ان ہدایات کو ملحوظ رکھ کر مجلس مشاورت ۱۳۲۳ ہش کے لئے نمائندگان کا انتخاب فرمائیں۔ ہماری ذمہ واریاں اور ہمارے فرائض ایسے نازک ہیں۔ کہ ان کا خیال کر کے بھی دل کانپ جاتا ہے۔ وہ نیا آسمان اور نئی زمین بنانے کا کام جو اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سپرد فرمایا تھا۔ اب وہ ان کے ہاتھوں سے منتقل ہو کر ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ اور ہم میں سے ہر ایک بلا استثناء وہ شخص ہے جو اس بات کو جانتا ہے۔ اور سمجھتا ہے اور تسلیم کرتا ہے کہ ہم اس کام کے اہل نہیں ہیں۔ بلکہ اس کام سے واقف بھی نہیں ہیں جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ ہمارے سپرد یہ کام کیا گیا ہے کہ ہم ایک ایسی عمارت تیار کریں۔ جو دنیوی عمارتوں کے مقابلہ میں روحانی صنعت میں ایسا ہی رتبہ رکھتی ہو۔ جیسے دنیوی عمارتوں میں مثلاً تاج محل۔ مگر ہم تو جھونپڑے بنانے کی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ مزدوروں کے چھپر بنانے کی بھی ہم میں طاقت نہیں۔ کجا یہ کہ ہم وہ عظیم الشان عمارت تیار کریں۔ جسے دیکھ کر اگلے اور پچھلے لوگ سیراق رہ جائیں۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالےٰ یہ کام ہماری طرف سے خود ہی کر دے۔ جیسے پرانے قصوں میں بیان کیا جاتا تھا۔ کہ جنات لوگوں کے مکانات بنا جایا کرتے تھے۔ ہماری امیدیں بھی اپنے رب پر ایسی ہی ہیں۔ وہ فرضی جن تو لوگوں کے کیا مکانات بناتے تھے۔ البتہ ہم یہ امید رکھتے ہیں۔ کہ ہمارا رب ہم پر یہ رحم کرے۔ کہ جب ہم سو رہے ہوں۔ تو اپنے فضل سے وہ روحانی عمارت دنیا میں خود بخود کھڑی کر دے۔ اور جب ہم جاگیں۔ تو یہ دیکھ کر اس کے حضور سجدات شکر بجا لائیں۔ کہ خدا نے ہم پر رحم کر کے وہ کام خود بخود کر دیا ہے جس کا بجا لانا ہمیں اپنے لئے بالکل ناممکن نظر آتا تھا۔ اور جس کا کرنا ہمیں سخت مشکل دکھائی دیتا تھا۔ مگر جہاں ایک حصہ اس کام کا ایسا ہے۔ جو دعاؤں اور عاجزی اور زاری سے خدا تعالےٰ سے کروایا جا سکتا ہے۔ وہاں ایک حصہ اس کام کا ایسا بھی ہے۔ جو ہمارے ذمہ ہے۔ اور جس کی طرف اگر ہم نگاہ نہ رکھیں گے۔ اور اگر ہم اپنے اس حصہ کو پورا کرنے کی کوشش نہ کریں گے۔ تو ہم اللہ تعالےٰ کے اس فضل کے کبھی مستحق نہیں ہو سکتے۔ جس کی ہم امید لگائے بیٹھے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ ہمیں اپنے کام کے لئے ہمیشہ اہل لوگوں کا انتخاب کرنا چاہیئے۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ بعض جماعتیں ایسی ہیں جو مجلس شوریٰ میں اپنے نمائندے اہل چن کر نہیں بھجواتیں۔ چنانچہ میں نے اسی سال کے نمائندگان کی جو لسٹیں دیکھی ہیں۔ ان میں بعض منافق بھی مجھے نظر آئے ہیں۔ بعض نہایت ہی کمزور ایمان والے بھی مجھے دکھائی دیئے ہیں۔ بعض بڑبولے اور معترض بھی میں نے دیکھے ہیں۔ اور بعض یقینی طور پر ایسے لوگ ہیں۔ جو اپنے اندر بہت تھوڑا ایمان رکھتے ہیں۔ اگر جماعتیں اپنے نمائندگان کا صحیح انتخاب کرتیں۔ تو اس قسم کی کوتاہی اور غفلت کبھی ان سے سرزد نہ ہوتی؟ مگر افسوس ہے۔ کہ جماعتیں یہ نہیں دیکھتیں کہ کون نمائندگی کا اہل ہے۔ بلکہ وہ یہ دیکھا کرتی ہیں کہ کون فارغ ہے۔ جسے قادیان بھیجا جا سکتا ہے۔ اور جب نمائندگی کا سوال ہو۔ تو وہ پوچھ لیتی ہیں۔ کہ کیا کوئی فارغ ہے۔ اور کیا وہ قادیان جا سکتا ہے۔ اس پر جو کہہ دے کہ میں فارغ ہوں اسے بھجوا دیا جاتا ہے۔ اور یہ قطعی طور پر نہیں سمجھا جاتا۔ کہ اس مجلس شوریٰ کی ذمہ داریاں کتنی وسیع ہیں۔ اور کتنے اہم فرائض ہیں جو نمائندگان پر عائد ہوتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ ایک شخص فارغ تھا۔ یا صرف اس لئے کہ ایک شخص بڑبولا اور معترض تھا۔ یا صرف اس لئے کہ ایک شخص زیادہ آسودہ حال تھا۔ یا صرف اس لئے کہ ایک شخص آگے آنا چاہتا تھا۔ انہوں نے اس کو نمائندہ بنا کر قادیان بھیج دیا۔ حالانکہ وہ شخص جو آگے آنا چاہے۔ اور خود بخود عہدہ مانگے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ ایسے شخص کے متعلق یہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ اسے وہ عہدہ نہیں دیا جائے گا۔

پس میں جماعت کو آپ لوگوں کی وساطت سے یہ پیغام پہنچانا چاہتا ہوں۔ کہ جو کام خدا کا ہے۔ وہ تو اسے بہر حال پورا کریگا۔ مگر جس کام کا ہمارے ساتھ تعلق ہے۔ اگر ہم اس کام کو دیانت داری کے ساتھ سرانجام نہیں دیں گے۔ تو اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے نزول میں دیر لگ جائے گی۔ پس اپنی ذمہ واریوں کو سمجھو۔ اور نمائندگی کے لئے ہمیشہ اہل لوگوں کو منتخب کرو۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں میرا یہ خیال کہ جماعت نے ابھی تک مجلس شوریٰ کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ انہوں نے صرف اس کو ایک مجلس سمجھ لیا ہے۔ جس کے متعلق وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اگر اس میں انہوں نے اپنی جماعت کا کوئی نمائندہ نہ بھیجا۔ تو ان کی سبکی ہوگی۔ اسی لئے انہوں نے کامل غور سے کام نہیں لیا۔ اور نمائندوں کے طور پر بعض منافقین کا بھی انتخاب کر لیا ہے اسی طرح انہوں نے بے نمازیوں کو بھی چن لیا ہے بلکہ ان لوگوں کو چن لیا ہے جنکا کام سلسلہ پر ہر وقت اعتراض کرتے رہنا ہے۔ صرف اس لئے کہ وہ بڑبولے تھے یا صرف اس لئے کہ وہ معترض تھے۔ یا صرف اس لئے کہ وہ دولتمند تھے یا صرف اس لئے کہ وہ خواہش رکھتے تھے۔ کہ انہیں آگے آنے کا موقعہ ملے۔ حالانکہ اس مجلس شوریٰ کے سپرد ایک ایسا کام ہے۔ جس کی اہمیت اور نزاکت ایسی عظیم الشان ہے کہ اس کو کسی وقت بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اور وہ یہ کہ اس مجلس کے سپرد ایک کام یہ بھی ہے۔ کہ اگر کسی خلیفہ کی ناگہانی موت ہو جائے۔ تو یہ مجلس اس کی وفات پر جمع ہو۔ اور نئے خلیفہ کا انتخاب کرے۔ اگر اس جماعت کے اندر منافقین شامل ہوں۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی کمزور ایمان والے لوگ شامل ہوں۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی بے نمازی شامل ہوں۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی وہ بڑبولے اور معترض شامل ہوں جن کے دل اللہ تعالےٰ کی خشیت سے بالکل خالی ہوں۔ تو نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اس مجلس میں بھی پارٹی بازی شروع ہو جائے گی۔ اور کوئی کسی طرف جھک جائے گا۔ اور کوئی کسی طرف۔ اور لڑائی جھگڑا اور فساد شروع ہو جائے گا۔ جیسے بعض ناقص العقل اور کمزور جماعتوں میں پریذیڈنٹ وغیرہ کے انتخاب کے موقعہ پر اس قسم کے جھگڑے ہو جایا کرتے ہیں۔ اور جماعت کا ایک حصہ کسی کے متعلق پروپیگنڈا کرتا رہتا ہے۔ اور دوسرا حصہ کسی کے متعلق۔ اور انتخاب کے موقعہ پر بجائے سنجیدگی اور متانت کے ساتھ غور کرنے کے ہر پارٹی یہ چاہتی ہے۔ کہ جس کا اس نے انتخاب کیا ہے۔ وہی پریذیڈنٹ ہو۔ اگر اس قسم کے جھگڑے اور اس قسم کی پارٹی بازی مجلس شوریٰ میں بھی شروع ہو گئی۔ تو اس وقت خلافت خلافت نہیں رہے گی۔ بلکہ ایک ادنےٰ دنیوی انتظام ہوگا۔ جو نہ دین کے لئے مفید ہوگا۔ اور نہ دنیا کے لئے۔ اس مجلس میں تو ان لوگوں کو شامل ہونے کے لئے بھیجنا چاہیئے۔ جن کا ایمان اتنا مضبوط ہو۔ کہ وہ سلسلہ کے فائدے کے لئے اپنے باپ اور اپنی ماں کی بات سننے کے لئے بھی تیار نہ ہوں۔ کجا یہ کہ وہ ادھر ادھر سے باتیں سنیں۔ اور سلسلہ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے لگ جائیں۔ اس قسم کے آدمی تو مجلس شوریٰ سے ہزاروں میل کے فاصلہ پر رہنے چاہئیں۔ کجا یہ کہ ان کو نمائندہ بنا کر مجلس میں شامل کر لیا جائے۔

پس یہ ایک خطرناک غفلت ہے۔ جو اس دفعہ جماعت سے ہوئی۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ آئندہ جماعتیں میری اس ہدایت کو یاد رکھیں گی۔ بلکہ میں جماعت کے کارکنوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ میرے اس حصہ تقریر کو الگ شائع کر دیں۔ اور آئندہ مجلس شوریٰ کے موقعہ پر ہمیشہ اسے شائع کرتے رہیں۔ تاکہ جماعتیں ان لوگوں کا انتخاب کر کے بھیجا کریں۔ جو تقوےٰ اور دیانت اور عبادت کے لحاظ سے بڑے ہوں

یہ نادانی کا خیال ہے - جو بعض جماعتوں میں پایا جاتا ہے - کہ فلاں چونکہ مالی واقفیت رکھتا ہے - اس لئے اُسے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہیئے - اگر محض مالی واقفیت کی وجہ سے شورے کی نمائندگی جائز ہو - تو پھر تو کوئی ہندو بھی نمائندہ بنا لینا چاہیئے اسی طرح اگر کوئی عیسائی مالی امور کے متعلق واقفیت رکھتا ہو - تو اُسے بھی نمائندہ بنا لینا چاہیئے

حقیقت یہ ہے - کہ بجٹ سے تعلق رکھنے والی باتیں محض سطحی ہیں اور دوسرا درجہ رکھتی ہیں - اگر یہ نہ ہوں - تو کوئی نقصان نہیں ہو سکتا - آخر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کونسا بجٹ تیار ہوا کرتا تھا - پھر حضرت ابوبکر رضؓ کے زمانہ میں کونسا بجٹ ہوتا تھا - اسی طرح حضرت عمر رضؓ اور حضرت علی رضؓ کے زمانہ میں بجٹ بنتا ہی نہیں تھا - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی بجٹ نہیں بنتا تھا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ کے زمانے میں جب کام انجمن کے سپرد ہوا - تو اس وقت بجٹ بننے لگا - لیکن فرض کرو - کہ کسی وقت ضرورتاً اس مجلس کو اڑا دیں - تو سلسلہ کو اس سے کیا نقصان ہو سکتا ہے - پس بجٹ پر بحث ایک سطحی کام ہے - اور اگر ہم اس کام کے لئے ایسے ہی لوگوں کو منتخب کیا کریں - جو مالی معاملات کے متعلق اچھی واقفیت رکھتے ہوں - یا بڑبولے اور معترض ہوں - اور نمائندوں کے انتخاب میں نیکی اور تقوےٰ کو مدنظر نہ رکھا کریں - تو یہ ایسی ہی بات ہوگی - جیسے چہرہ کی صفائی کے لئے کسی کی روح نکال لی جائے - اگر روح نہیں ہوگی - تو مردہ کی لاش کو لے کر کسی نے کیا کرنا ہے - خواہ اس کا چہرہ کیسا ہی چمکتا ہو - اس میں کوئی شبہ نہیں - کہ اگر ہمیں ایسے متقی اور نیک لوگ ملیں - جو دنیوی علوم سے بھی آگاہ ہوں - اور حسابی معاملات میں بھی اچھی دسترس رکھتے ہوں - یا اچھے لسّان اور لیکچرار ہوں - تو یہ بڑی اچھی بات ہے - میں یہ نہیں کہتا - کہ ضرور ایسے ہی نمازی کو چنو جو حساب نہ جانتا ہو - یا ایسے ہی نیک شخص کا انتخاب کرو - جو بولنا نہ جانتا ہو - اگر دونوں خوبیاں کسی میں پائی جائیں - تو اُسی کا انتخاب کرنا زیادہ موزون ہوگا - لیکن اگر کسی میں نیکی اور اتقاء نہیں - بلکہ وہ محض دنیوی علوم کا ماہر ہے - تو تم اس کی بجائے اس متقی اور پرہیزگار انسان کا انتخاب کرو - جو اپنے دل میں دین کا درد رکھتا ہو - جو بڑبولا نہ ہو - جو اپنے آپ کو آگے کرنے کی عادت نہ رکھتا ہو - اور بایں ہمہ بات کو سمجھنے اور مشورہ دینے کی بھی اہلیت رکھتا ہو - مگر یہ کہ صرف دنیوی علوم و فنون کو مدنظر رکھا جائے - اور یہ نہ دیکھا جائے کہ وہ اپنے دل میں اللہ تعالےٰ کی خشیت اور محبت بھی رکھتا ہے یا نہیں - ایک فضول بات ہے -

پس میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں - اور متعلقہ کارکنوں کو بھی ہدایت کرتا ہوں کہ وہ میرے اس حصہ تقریر کو بقیہ جماعت تک پہنچا دیں - اور پھر متواتر پہنچاتے رہیں - کہ مجلس شورےٰ کے نمائندے ایسے ہی منتخب کرنے چاہئیں - جن کے اندر تقوےٰ و طہارت ہو - جو لوگ لڑاکے اور فسادی ہوں - نمازوں کی پابندی کرنے والے نہ ہوں - جھوٹ بولنے والے ہوں معاملات کے اچھے نہ ہوں - بلاوجہ ناجائز افترا اور اعتراض کرنے والے ہوں یا منافق اور کمزور ایمان والے ہوں - ان کو بطور نمائندہ انتخاب کرنا جماعت کی جڑ پر تبر رکھنا ہے - اور ایسے لوگوں کو مجلس کے قریب بھی نہیں آنے دینا چاہیئے - چاہے وہ کروڑوں روپیہ کے مالک ہو - اور چاہے وہ باتیں کر کے تمام مجلس پر چھا جانیوالے ہوں - ہمارے لئے وہی لوگ مبارک ہیں جن کے اندر دین اور تقویٰ ہے - خواہ وہ اچھی طرح بول بھی نہ سکتے ہوں - اسکے مقابلہ میں وہ لوگ جن میں دین اور تقویٰ نہیں - خواہ وہ کتنے ہی لسّان اور لیکچرار ہوں - اور خواہ ان کے گھر سونے چاندی سے بھرے ہوئے ہوں - ہمیں ان کی ہرگز ضرورت نہیں - اور وہ اس مجلس سے جس قدر دُور رہیں اتنا ہی ہمارے لئے اچھا ہے -

اعلان نکاح

بشیر احمد صاحب ولد ملک محمد ابراہیم صاحب ساکن لالہ موسیٰ کا نکاح رضیہ بیگم صاحبہ بنت شیخ عبد الرحمٰن صاحب ساکن نوشہرہ (ضلع سیالکوٹ) کے ساتھ بعوض مبلغ چار ہزار روپیہ مہر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک میں پڑھا - اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت کرے - آمین -

ملک عبد الرحیم - دار الفضل قادیان

وصیت

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کرے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۲۰۷ منکہ تاج الدین ولد مولاداد صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت خلافت ثانیہ ساکن مانگا ڈاک خانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے جس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔

(۱) ملکیت اراضی موضع مانگا تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں ۱۰ بیگہ میرے حصہ کی ہے۔ (۲) یکصد روپیہ کی اراضی ملکیت اراضی کے علاوہ میرے پاس ایک بیگہ اراضی رہن ہے (۳) اور دوصد روپیہ کی اراضی تعدادی دس مرلہ محلہ دارالفضل غربی قادیان میں میرے پاس ہے (۴) نقد یکصد روپیہ میرے پاس ہے۔ ایک مکان خام اور ایک حویلی خام جس میں میرا چوتھا حصہ ہے۔ مکان حویلی کی کل قیمت میرے حصہ کی یکصد روپیہ ہے۔ (۵) اس مذکورہ بالا جائیداد میں سے میں نے ۲۰۰/- روپیہ حق مہر اپنی بیوی کا دینا ہے۔ میرا گذارہ مذکورہ بالا جائیداد پر نہیں بلکہ بصورت ملازمت جو کہ مبلغ ۳۶/- روپے بمع قحط الاؤنس تنخواہ ماہوار ہے۔ اس پر میں گذارہ کرتا ہوں۔ کل جائیداد علاوہ حق مہر کے اور تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ بوقت وفات اگر میری کوئی جائداد ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں مذکورہ بالا جائیداد کی قیمت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔

العبد:۔ تاج الدین از مانگا۔ گواہ شد: عبدالکریم سیکرٹری مانگا۔ گواہ شد:۔ غلام رسول احمدی مانگا۔

بمبئی ۲۳ر فروری۔ کل شام کے قریباً ساڑھے پانچ بجے گاندھی جی کی اہلیہ کستوربا بائی صاحبہ آغا خاں پیلیس میں فوت ہوگئیں۔ آج ان کی آخری رسوم ادا کی جائیں گی۔

لنڈن ۲۳ر فروری۔ پولینڈ۔ روس چند شرائط کے ماتحت سمجھوتہ کرنے پر آمادہ ہوگیا ہے اور اس سلسلہ میں بہت جلد ایک کانفرنس ہونے والی ہے۔ روس بھی پولینڈ کے فوجی جرنیلوں کو اپنا اتحادی تسلیم کرنے پر آمادہ ہوگیا ہے۔

لنڈن ۲۳ر فروری۔ سٹاک ہالم کی اطلاعات مظہر ہیں کہ روس نے فن لینڈ کو مستقل صلح کی شرائط پیش کر دی ہیں۔ اور روسی نمائندہ سٹاک ہالم سے واپس چلا گیا ہے۔

لنڈن ۲۲ر فروری۔ ٹرکی کے علاقہ مغربی اناطولیہ میں گذشتہ رات ایک زبردست زلزلہ آیا۔ چند دیگر شہروں و بندرگاہوں میں بھی خفیف سے جھٹکے محسوس ہوئے۔

ماسکو ۲۳ر فروری۔ اعلان کیا گیا ہے کہ روسی فوجوں نے ناروے میں کوکلم کے شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ بازاروں میں جنگ لڑی جا رہی ہے۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ روسی فوجوں نے ناروے کے آخری شمالی کونہ کے صوبہ فن مارک پر اچانک حملہ کر دیا۔ حملہ آور دستے ایک کشتی کے ذریعے سے ساحل پر اترے۔

لنڈن ۲۲ر فروری۔ آج مسٹر چرچل نے پارلیمنٹ میں جنگ کے حالات پر طویل تبصرہ کیا۔ آپ نے کہا کہ خوشی یا غم کے اظہار کا وقت نہیں۔ یہ تیاری اور آپکے ارادے کے اظہار کا موقعہ ہے۔ میں نے کبھی اپنی تقریروں یا بیانوں میں یہ نہیں کہا کہ جنگ بہت جلد ختم ہو جائے گی۔ میرے منہ سے کسی نے یہ کبھی نہیں سنا ہوگا کہ لڑائی کا خاتمہ ۱۹۴۳ء میں ہو جائے گا۔ اور میں نے اس قسم کی کوئی گارنٹی بھی کبھی نہیں دی۔ کہ ہٹلر ۱۹۴۳ء میں ہتھیار ڈال دیگا۔ جہاں تک میری اطلاعات کا تعلق ہے۔ ہٹلر کے پاس اب بھی ۳۰۰ ڈویژن فوج موجود ہے۔ لڑائی میں جرمن قوم اور جرمن فوج کے دم خم اسی طرح ہیں جس طرح کہ پہلے تھے۔ ہٹلر کے پاس اب بھی کئی ہزار اعلیٰ درجے کے مشاق اور تجربہ کار جرنیل موجود ہیں۔ مسٹر چرچل نے کہا کہ اتحادیوں کی طرف سے جو زبردست بمباری کی جا رہی ہے۔ جرمنی کی اسلحہ سازی پر اس کا بہت بُرا اثر پڑ رہا ہے۔ جرمنی کی بڑی طاقت اطالیہ۔ یوگوسلاویہ اور مغربی یورپ میں گھری ہوئی ہے۔ جس وقت برطانیہ اور امریکہ کی فوج فرانس یا اس کے آس پاس کے علاقہ پر حملہ کرے گی۔ اس وقت جرمن فوج کو اور بھی زیادہ مصروف ہونا پڑے گا۔ اور اس سے روس کو موجودہ حالات سے بھی زیادہ مدد ملے گی۔ مسٹر چرچل نے اعلان کیا کہ لڑائی کے آغاز سے اس وقت تک ۱۴۱ ہزار برطانوی ملاح ہلاک اور ۹۵ جنگی جہاز غرق ہو چکے ہیں یا کم از کم ایک سال کی مدت کے لئے ناکارہ ہو چکے ہیں۔ مسٹر چرچل نے کہا کہ بہار میں یورپ میں دوسرا محاذ قائم ہوگا۔ جس میں اس قدر شدید لڑائیاں ہوں گی۔ کہ اس وقت ان کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

موجودہ لڑائی کی بنیاد ہوائی حملے ہیں۔ اسلئے کوئی اتحادی حکومت اپنے ہوائی حملوں میں کمی کرنے پر آمادہ نہیں ہو سکتی۔ چونکہ اتحادیوں کے حملے روز افزوں شدت اختیار کرنے والے ہیں۔ اس لئے میں جرمنی کی غیر جنگی آبادی کو مشورہ دیتا ہوں۔ کہ وہ جنگی اور صنعتی علاقوں سے نکل جائے تاکہ ان کی جانیں ناحق ضائع نہ ہوں۔ اتحادیوں نے عزم کر لیا ہے کہ بمباری کے ذریعے جرمنی کی جنگی مشینری اور اسلحہ ساز کارخانوں کو بالکل تباہ کر دیا جائے۔ اور اتحادیوں کا یہ عزم اٹل ہے۔ حکومت برطانیہ کو معلوم ہوا ہے کہ جرمنی فرانس کے ساحلی علاقے میں حملے کی زبردست تیاریاں کر رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس سلسلے میں ایسے ہوائی جہاز استعمال کرے۔ جو بغیر ہوا باز کے اڑتے ہیں۔ یا ہو سکتا ہے۔ کہ جرمنی کی طرف سے کوئی اور نیا ہتھیار استعمال کیا جائے۔

مسٹر چرچل نے جاپان کی طاقت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جاپانی طیارے روز بروز تباہ ہوتے جا رہے ہیں۔ جاپانیوں میں اسقدر سکت نہیں کہ وہ اپنے نقصانات کی تلافی جلدی سے کر سکیں۔ جاپانیوں کو ان کے جہازوں کا نقصان لے ڈوبے گا۔ اسکے بعد مسٹر چرچل نے کہا کہ میں اپنی اسوقت تک کی تقریروں میں جرمن آبدوزوں کو سب سے زیادہ اہمیت دیتا رہا ہوں۔ لیکن اب میں ہوائی حملوں کو سب سے زیادہ اہمیت دیتا ہوں۔ اطالیہ میں ۵۰ لاکھ جرمن موجود ہیں۔ اتحادیوں نے اکتوبر میں نیپلز پر قبضہ کیا تھا اسکے بعد جرمنوں کا مقابلہ بے حد سخت ہوگیا اور اتحادیوں کی پیشقدمی کی رفتار کچھ سست پڑ گئی۔ اس کی اصلی وجہ یہ ہے کہ وہاں موسم بے حد خراب ہے۔ مسٹر چرچل نے اطالیہ کی لڑائی کی شدت کا ذکر کیا اور کہا۔ کہ جنرل الیگزنڈر نے تمام برطانوی جرنیلوں سے زیادہ لڑائیاں لڑی ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ کیسنو اور اس کے نواح میں ایسی شدید لڑائی لڑی جا رہی ہے کہ آج تک دیکھنے میں نہیں آئی۔ اس لڑائی میں امریکہ۔ برطانیہ۔ ہندوستان نیوزی لینڈ اور اطالیہ کے سپاہی ایک دوسرے کے شانہ بشانہ لڑ رہے ہیں۔ لڑائی کی شدت کے باوجود اتحادی افسروں کو یقین ہے کہ وہ روما پر قبضہ کر کے رہیں گے۔

پونا ۲۳ر فروری۔ مسز گاندھی کے دواہ کرم سنسکار کی رسم ادا کی گئی۔ آپ کے سب سے چھوٹے لڑکے مسٹر دیوداس گاندھی نے آخری رسوم ادا کیں۔ گاندھی جی آخر تک موجود رہے۔

طہران ۲۲ر فروری۔ طہران یونیورسٹی کی طرف سے ہندوستان و ایران کے مابین ثقافتی تعلقات کو بڑھانے کے لئے ایک ثقافتی وفد ہندوستان بھیجا جا رہا ہے۔ جو آج اپنے سفر پر روانہ ہوگیا۔

واشنگٹن ۲۳ر فروری۔ امریکن فوجیں جزیرہ نیوگنی میں جاپان کی چھاؤنی میدان کی طرف بڑھ رہی ہیں۔

لنڈن ۲۳ر فروری۔ آج روسی فوج کی ۲۶ ویں سالگرہ ہے۔ مسٹر چرچل نے اس تقریب پر موسیو سٹالن کے نام ایک پیغام ارسال کیا۔ روسی افواج اس موقع پر دشمن کو نکولیف اور اوڈیسہ کی طرف بھگا رہی ہیں۔

لنڈن ۲۲ر فروری۔ آج بحیرہ روم کے اتحادی ہوائی بیڑہ کے طیاروں نے سولہ سو بار پرواز کی۔ اور دشمن کے طیارہ ساز کارخانوں کو نشانہ بنایا۔ انزیو کے محاذ پر اتحادی فوجوں نے دشمن کے دو حملوں کو روک لیا۔

دہلی ۲۳ر فروری۔ سنٹرل اسمبلی میں ہوم ممبر نے کانگرس کمیٹی کے نظر بند ممبروں کی صحت کے متعلق بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ سب کی حالت تسلی بخش ہے کسی کو کوئی تکلیف نہیں۔ ان کی خوراک اور صحت وغیرہ کا خاص خیال رکھا جاتا ہے پنڈت نہرو کا وزن گو قدرے کم ہوگیا ہے۔ مگر ان کی عام حالت اچھی ہے۔ وار سیکرٹری نے ایک بیان میں کہا کہ اراکان کے محاذ پر ہماری فوجوں کا پلّہ اب یقینی طور پر بھاری ہو گیا ہے۔

دہلی ۲۳ر فروری۔ گاندھی جی کی اہلیہ کی وفات پر اظہار افسوس کے طور پر آج صبح کونسل آف سٹیٹ کا اجلاس آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ اس کے بعد ریلوے بجٹ پر عام بحث ہوئی۔